14051 ـ سر منڈوانے كا حكم

سوال

كيا سر منڈوانا سنت ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

علماء كرام كى كلام سے اخذ يہ ہوتا ہے كہ سر منڈانے كى چھ انواع و اقسام ہيں:

پہلى قسم:

اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى اور اللہ كا قرب حاصل كرنے كے ليے سر منڈانا، اس ميں انسان كو اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اور يہ صرف چار موقعوں پر ہے اس كے علاوہ پانچويں بھى نہيں وہ پانچ مقام درج ہيں:

1 ـ حج كے موقع پر.

2 ـ عمره كرنے كے بعد:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يقينا اللہ تعالى نے اپنے رسول كے خواب كو سچا كر دكھايا كہ ان شاء اللہ تم يقينا پورے امن و امان كے ساتھ مسجد حرام ميں داخل ہو گے سرمنڈاتے ہوئے اور سر كے بال كترواتے ہوئے چين كے ساتھ نڈر ہو كر الفتح (27).

3 ـ بچے كى ولادت كے ساتويں روز بچے كا سرمنڈانا، اس كى دليل ترمذى شريف كى درج ذيل حديث ہے:

على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حسن رضى اللہ تعالى عنہ كى جانب سے ايك بكرى ذبح كى اور فرمايا:

" اے فاطمہ رضى اللہ تعالى عنہا ا سكا سر مونڈو، اور سر كے بالوں كے برابر چاندى صدقہ كرو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1439) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (1226) میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور مزید تفصیل کے لیے ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب: تحفة المودود صفحہ نمبر (217) بھی دیکھیں.

4 ـ جب کافر شخص مسلمان ہو تو اپنا سر منڈائے، اس کی دلیل ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان ہونے والے کافر شخص کو فرمایا:

" تم اپنے آپ سے کفر کے بال اتارو اورختنہ کراو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (356) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور مزید تفصیل کے لیے المغنی ابن قدامہ (1 / 276) اور شیخ الاسلام کی شرح العمدة (1 / 350) بھی دیکھیں.

علماء رحمہ اللہ اس پر متفق ہیں کہ ان چار مواقع کے علاوہ سر منڈانا مستحب نہیں.

دیکھیں: الاستقامۃ للشیخ الاسلام ابن تیمیة (1 / 256).

دوسری قسم:

شرک، سرمنڈانا اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہوگا.

اور یہ اس وقت ہے جب غیر اللہ کے لیے عاجزی و تذلل کی غرض سے سر منڈایا جائے.

ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں کہتے ہیں:

" جیسا کہ مرید اپنے پیروں کے لیے قسم اور حلف اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں: میں فلان کے لیے سر منڈاؤنگا، اور آپ نے فلاں کے لیے سر منڈایا ہے، تو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کہیں کہ: میں فلاں کے لیے سجدہ کرونگا، اس لیے کہ سر منڈانا خضوع و عاجزی و انکساری اور عبودیت اور ذل میں شامل ہے اسی لیے یہ حج کی تکمیل میں شامل ہوا....

کیونکہ اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی و انکساری اور اس کی عزت کے سامنے پیشانی کو رکھنا بلیغ ترین عبودیت میں سے ہے، اسی لیے جب عرب کسی قیدی کو ذلیل کرنا چاہتے تو وہ اس کا سر مونڈ کر چھوڑ دیتے... الخ

تیسری قسم:

بدعت مکروہہ:

یعنی سر منڈانا مکروہ بدعت ہے، اور اس کی کئی ایك صورتیں ہیں:

ان چار مواقع کے علاوہ تعبد اور تدین کے طور پر سر منڈانا، مثلا اگر سر منڈانا صالحین کی نشانی بنا دی جائے، یا پھر زہد کے اتمام میں شامل ہو، اور یہ بالکل ایسے ہی جیسے خوارج کیا کرتے تھے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیوں کے بارہ وارد ہے کہ آپ نے فرمایا:

" ان کی علامت سر منڈانا ہو گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7007) صحیح مسلم حدیث نمبر (1763).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم:

" ان کی علامت سر منڈانا ہو گی "

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی زینت اور بناؤ سنگھار ترك کرنے کی بنا پر ان کی یہ علامت قرار دی، اور ان کا شعار قرار دیا تا کہ وہ اس کے ساتھ پہچانے جائیں، اور یہ ان کی جہالت ہے.... اور اللہ کے دین میں نئی چیز اور بدعت ہے جو نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی خلفاء راشدین اور ان کے اتباع میں پائی جاتی تھی "

دیکھیں: شرح العمدۃ (1 / 231) اور مجموع الفتاوی (21 / 118).

اور یہ بھی اس میں شامل ہے کہ: بعض لوگ توبہ کرنے والے کے معاملہ میں اس سر منڈانا بھی شامل کرتے ہیں، جو کہ بدعت ہے، نہ تو صحابہ کرام میں سے کسی نے ایسا کیا، اور نہ ہی تابعین عظام میں سے کسی نے کیا، اور نہ ہی مسلمان آئمہ کرام میں سے کسی أیك نے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 118).

چوتھی قسم:

یہ حرام ہے، اور اس کی کئی ایك صورتیں ہیں:

1 ـ کسی قریبی رشتہ دار وغیرہ کی موت کی مصیبت کےوقت سر منڈانا.

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" بلا شبہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مصيبت كے وقت آہ و بكا كرنے والى، اور مصيبت كے وقت سر منڈانے والى، اور مصيبت كے وقت كپڑے پھاڑنے والى سے برى ہيں "

صحيح مسلم حديث نمبر (149).

الحالقة وہ عورت ہے جو مصيبت كے وقت اپنے بال منڈوائے.

الصالقة: وہ عورت جو مصيبت كے وقت مختلف قسم كى آوازيں بلند كرے.

اور الشاقة: وہ عورت جو مصيبت كے وقت اپنے كپڑے پھاڑے.

ابن حجر رحمہ اللہ نے " الزواجر عن اقتراف الكبائر " ميں ذكر كيا ہے كہ:

" ايك سو سترواں (117) كبيرہ گناہ يہ ہے كہ: مصيبت كے وقت بال منڈائے جائيں.

ان كا كہنا ہے: كيونكہ يہ ناراضگى كى علامت اور شعار ظاہر كر رہا ہے، اور تقدير پر عدم رضا كى علامت ہے . اھـ

2 ـ كفار يا فاسق قسم كے افراد جو اپنا سر منڈانے ميں مشہور ہيں كے ساتھ مشابہت كرتے ہوئے سر منڈايا جائے، اور بعض اوقات وہ اس پر كوئى معين تيل لگاتا ہے تا كہ وہ بھى ان كى طرح لگے، يا پھر سر كے دونوں جانبوں سے بال چھوٹے، اور درميان سے لمبے كروائے، تو يہ سب مشابہت حرام ہے، اور سيدھى راہ سے انحراف ہے، اللہ تعالى سے ہم سلامتى و عافيت طلب كرتے ہيں.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان تو يہ ہے:

" جو كوئى بھى كسى قوم سے مشابہت اختيار كرتا ہے تو وہ انہي ميں سے ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4031) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود حديث نمبر (3401) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

القارى رحمہ اللہ كہتےہيں:

" يعنى جس نے بھى اپنے آپ كو كفار يا فاسق يا فاجر لوگوں كے مشابہ بنايا تو وہ انہى ميں سے ہے " يعنى گناہ ميں ان كى طرح ہے.اھـ

پانچويں قسم:

مباح ہے، وہ یہ کہ کسی ضرورت کے پیش نظر سر منڈایا جائے، مثلا بیماری سے علاج کے لیے، یا پھر جوئیں وغیرہ ختم کرنے کے لیے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کتاب و سنت اور اجماع کے ساتھ یہ جائز ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (12 / 117).

چھٹی قسم:

بغیر کسی ضرورت و حاجت اور مندرجہ بالا اسباب کے بغیر سر منڈایا جائے.

اس کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کرام تو اسےمکروہ سمجھتے ہیں، یعنی امام مالك رحمہ اللہ ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ اہل بدعت یعنی خوارج کی علامت ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

" جس کسی نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

اور بعض علماء کرام اسے مباح قرار دیتے ہیں، انہوں نے درج ذیل احادیث سے استدلال کیا ہے:

ابو داود رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کی موت کے تین روز بعد آل جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لائے، اور نائی کو بلا کر حکم دیا کہ وہ جعفر کے بیٹوں کے سر مونڈ دے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4192) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو حدیث نمبر (3532) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سارا سر مونڈو یا پھر سارا چھوڑ دو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4195) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ا بو داود حدیث نمبر (3535) میں اسے صحیح

قرار دیا ہے، لیکن ان دونوں احادیث سے بغیر کسی ضرورت کے سر مونڈنے کے جواز پر استدلال کرنا محل نظر ہے:

اول:

کیونکہ یہاں کسی ضرورت کی بنا پر سر مونڈا گیا ہے، تو اس طرح یہ مباح ہو گا، اور یہاں ضرورت و حاجت یہ ہے کہ بچوں کے سر میں بڑوں کی بنسبت جوئیں پڑنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے، کیونکہ ان کے سروں میں رطوبت و مٹی اور گرد زیادہ پڑتی ہے.

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 159).

دوم:

یہ چھوٹے بچے کے حق میں ہے، اور بچے کے لیے اس کی اجازت ہے جو بڑے کے لیے اجازت نہیں.

دیکھیں: حاشیۃ السندی علی النسائی. اور مجموع الفتاوی (21 / 119) اور شرح العمدۃ (1 / 230).

اس پانچویں قسم میں یہ اختلاف اس لیے ہے کہ آیا سر منڈانا مکروہ ہے یا کہ مباح، یا کہ افضل ؟

تو افضل یہ ہے کہ سر نہ منڈایا جائے، الفاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: افضل یہ ہے کہ عمرہ اور حج کے علاوہ سر نہ منڈایا جائے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے. اھـ

ماخوذ از: عون العبود (11 / 248).

واللہ اعلم .